

تاثیر قرآن نفوس انسانی پر

میر محمد حسین - ایم - اے - فاضل دیوبند

ہم عجمی ہیں اور قرآن مجید عربی۔ ہمارا معاملہ کچھ ایسا ہے کہ ”زبانِ یارِ من ترکی دمن ترکی نمی دانم“ قرآن مجید کے الفاظ کی ساخت، ان کی باہمی بندش و ترکیب اور اس کے اسلوب میں کچھ ایسی صلاوت و غنائیت ہے کہ ایک عام آدمی بھی کسی خوش گلو قاری کو قرآن پڑھتے سُن کر جھومنے لگتا ہے۔ برصغیر کا یہ واقعہ کسی پڑھے لکھے آدمی سے مخفی نہیں کہ سید عطا اللہ شاہ بخاری مرحوم جب اپنی مخصوص نئے میں قرآن مجید تلاوت کرتے تھے تو یہاں کے ہندو اور سکیم بھی کس کس کر مسحور ہو جاتے اور گھنٹوں تک پوری محویت کے ساتھ کھڑے سُنتے رہتے۔ آج بھی جب حسنِ قرأت کی محفلیں جمتی ہیں تو مجموعوں پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

قرآن مجید کی ہم عجمیوں پر یہ تاثیر اس کے باوجود ہے کہ ہم نہ اس کے معانی کو سمجھتے ہیں اور نہ اس کی فصاحت و بلاغت کا ادراک رکھتے ہیں۔ اگر کسی کو یہ دولت بھی نصیب ہو تو قرآن مجید سُن کر اس کی کیا کیفیت ہو۔ اس کا اندازہ ان عربوں سے پوچھیے جن کی نہ صرف مادری زبان عربی تھی بلکہ انہیں اپنی سخن آوری پر اس قدر ناز تھا کہ وہ پوری دُنیا کو اپنے مقابلے میں عجم (بے زبان) تصور کرتے تھے۔

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو الزامات عائد کیے، ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ یہ شخص (ساحر) جادوگر ہے۔ یہ الزام خود بتا رہا ہے کہ لسانِ رسالت سے قرآن مجید سُن کر

ان کے دل اس طرح بے اختیار اس کی طرف کھینچے چلے جاتے تھے جیسے کسی نے ان پر جادو کر دیا ہو۔
 ہیں وجہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے لوگوں سے کہتے،

لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْآثُرُ وَأَنْفِيَ لَكُمْ تَغْلِبُونَ ﴿۴۶﴾

کہ اس قرآن کو مت سنو! بلکہ جب یہ پڑھا جا رہا ہو تو خوب غل غبار مچاؤ تاکہ تم پر یا کسی دوسرے
 پر اس کا اثر نہ ہونے پائے۔ تمہارے غالب رہنے کی یہی ایک صورت ہو سکتی ہے اور اسی لیے وہ
 مکہ میں ہر نووارد کو نصیحت کرتے کہ اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لو کیونکہ یہاں محمد نامی ایک شخص
 اپنے کلام کے زور سے لوگوں پر جادو کر دیتا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر پانچ سال تک اگر اسلام نہیں لائے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ اپنے
 آبائی دین میں تصدب کی وجہ سے انہوں نے اپنے کان میں قرآن کی آواز پڑنے ہی نہیں دی۔ جو وہی
 اپنی بہن کے گھر میں یہ آواز ان کے کان میں پڑی، ان کے دل کی دنیا بدل گئی۔ اور وہ جو شمشیر بکف
 ہو کر گھر سے نکلے تھے کہ آپ کا کام تمام کر دیں گے اب گھر دن بزیر ہو کر آپ کی خدمت میں
 حاضر ہوئے۔

کفارِ مکہ کی ایذا رسانیوں سے تنگ آ کر حضرت ابو بکرؓ سے باہر جانے لگے تو ابن الدغنة
 نے کہا: آپ جیسے شریف انسان کا مکہ سے چلے جانا اہل مکہ کی بدنصیبی ہوگی۔ آج سے آپ میری
 امان میں ہیں۔ پوری آزادی کے ساتھ اپنے دین پر عمل کریں۔ کسی کو آپ کے درپٹے آزاد ہونے
 کی حیرت نہ ہوگی۔ روایات میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ جب رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے اور
 قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو پاس سے گذرنے والا ہر شخص اُسے لمس کرتا نہ ہونے بغیر نہ رہتا۔
 یہ دیکھ کر اہل مکہ چیخ اُٹھے کہ ابو بکرؓ کی اس تلاوت قرآن سے ہماری عورتیں بچے اور نوجوان
 آبائی دین سے منحرف ہوئے جاتے ہیں۔ اکٹھے ہو کر ابن الدغنة سے کہا کہ ابو بکرؓ کو ایسا کرنے سے روکو
 ورنہ پوری قوم صابی ہو جائے گی۔ چنانچہ ابن الدغنة کو حضرت ابو بکرؓ کو دی گئی امان سے دست بردار
 ہونا پڑا۔

راشدین بغیرہ نے ایک روز رؤسائے قریش سے کہا: آج رات میں اس شخص (محمدؐ) کا

جائزہ سے کرتھیں بتاؤں گا۔ چنانچہ وہ ایسے وقت پہنچا جب آپ نماز میں قرآن مجید پڑھ رہے

نخے۔ دیر تک کھڑا سنتا رہا۔ واپس لوٹا تو لوگوں سے کہنے لگا: ”میں نے ایک شیریں، شاداب اور بار آور کلام سنا ہے جو دلوں میں اُتر اچلا جاتا ہے۔“ انہوں نے سوال کیا: تو کیا وہ شعر ہے؟ اس لئے کہا: مجھ سے بڑھ کر شعر کا شناسا کون ہو سکتا ہے: خدا کی قسم! وہ شعر نہیں۔ انہوں نے پوچھا: تو کیا محمدؐ کا ہن ہے اور اس کا یہ کلام کہانت کی کوئی قسم ہے؟ اس نے جواب دیا: ہرگز نہیں کیوں کہ میں کہانت سے بھی خوب واقف ہوں۔ انہوں نے کہا: تو کیا وہ جادو ہے؟ کہنے لگا: میں نہیں جانتا، لیکن اگر وہ (مخلوق کے کلام کی قسموں میں سے) کوئی چیز ہو سکتا ہے تو وہ جادو ہی ہے۔

خالد بن عقبہ نے قرآن مجید سن کر اس پر ان الفاظ میں تبصرہ کیا کہ:-

”واللہ ان لہ لحلاوة وان علیہ لطراوة وان اسفلہ لمغدق

وان اعلاہ لمثمر وما یقول ہذا البشر“

خدا کی قسم! اس میں ایک عجیب مٹھاس ہے اور اس میں ایک عجیب نر و نازگی

ہے۔ اس کی جڑیں شاداب اور اس کی شاخیں پھنوں سے لدی ہوئی ہیں اور ایسا

کلام کوئی انسان نہیں کہہ سکتا۔

کہتے ہیں ایک دفعہ قریش کے تین بے مثال بلیغ خطیب — ولید بن مغیرہ، احنس بن قیس اور

ابو جہل — مختلف مقامات سے رات کے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر

میں قرآن مجید پڑھتے ہوئے سنتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ واپسی پر جب ان کی باہم ملاقات

ہوئی تو انہوں نے ایک دوسرے کو (اس حرکت پر) ملامت کی اور کہا کہ اگر عوام ہمیں ایسا کرتے

ہوئے دیکھ لیں اور وہ بھی قرآن سننے لگیں تو وہ فوراً ایمان لے آئیں۔ دوسری شب کو بھی انہوں

نے یہی کچھ کیا اور پھر جب باہم ملے تو پہلے سے بھی زیادہ اس حرکت پر شرمسار ہوئے اور قسم کھائی کہ آئندہ

ایسا نہیں کریں گے۔ دن چڑھا تو ولید بن مغیرہ، احنس بن قیس کے پاس آیا اور کہنے لگا: جو کچھ تم نے محمد

سے سنا، اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ اس نے کہا: ”میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ بنو عبدالمطلب

نے کہا: ہم حاجب ہوں گے۔ ہم نے تسلیم کر لیا۔ انہوں نے کہا: ہم خانہ کعبہ کے متولی ہوں گے، ہم مان

گئے۔ انہوں نے حاجیوں کی سبقتی کا کام اپنے ذمے لیا۔ ہم نے مزاحمت نہ کی۔ اب وہ کہتے ہیں کہ ہم

میں نبی بھی آیا ہے جس پر وحی نازل ہوتی ہے۔ خدا کی قسم! میں تو اس پر ہرگز ایمان نہیں لاؤں گا۔ یہ واقعہ تبارک ہے کہ رموز سخن سے آشنا لوگوں کے دلوں میں قرآن مجید نہ صرف اپنے مضامین بلکہ اپنی فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے بھی اتر چکا تھا، مگر ان کی وہ شعوبی عصبیت جاہلیہ آڑ سے آتی رہی اور وہ ایمان نہ لائے۔

ثامر بن آثال، مخالفین کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر کہا کرتا تھا کہ میرے لیے محمد کے چہرے سے زیادہ مبغوض کوئی چہرہ نہیں اور اس کے شہر (مدینہ) سے بڑھ کر کوئی شہر قابلِ نفرت نہیں، مگر جب گرفتاری کے بعد دو ہی روز تک مسجد نبوی میں براہِ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے قرآن مجید سننے کا اتفاق ہوا تو اب یہ کیفیت تھی کہ اس کے لیے حضور کی ذات سے بڑھ کر کوئی ذات محبوب نہ تھی اور مدینہ سے بڑھ کر اسے کوئی شہر عزیز نہ تھا۔

ملک الشعراء ولید جس کے بعض شعروں پر، کہتے ہیں کہ شاعر اس کے سامنے سر بسجود ہو گئے تھے، قرآن مجید سے اس قدر متاثر تھا کہ ایک ملاقات میں جب حضرت عمرؓ نے اس سے اپنا تازہ کلام سنانے کی فرمائش کی تو کہنے لگا کہ جب سے قرآن سنا ہے، شعر کہنا چھوڑ چکا ہوں۔ بالفاظِ دیگر، قرآن مجید کے معجزانہ اسلوب کو دیکھ کر اس عظیم شاعر کو اپنا کلام حقیر دکھائی دینے لگا۔ جنوں کے اس تاثر میں کتنی حقیقت اور کتنی گہرائی ہے کہ:

إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا (البین)

احتیاط

ترجمان القرآن میں ضرورتِ استدلال کے لیے آیات و احادیث شائع ہوتی رہتی ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ جن اوراق پر آیات و احادیث ہوں۔ ان کا خاص احترام ملحوظ رکھیں تاکہ بے ادبی نہ ہونے پائے۔

(ادارہ)